UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234111
UNIVERSAL
LIBRARY

بیمن توفیق خالق زمین و آسمان نسخه

[illegible]

در مطبع فیض احمدی شیخ احمد طبع شد

قصیدہ در مناقب ابرار تصنیف میان عاجز شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھ سکی کب خامۂ عاجز ثنائی کبریا ۔ جبکہ لا اُحصی ثنا بولین امامُ الانبیا
کب قلم سی نعت اوس شہ کی بہلا ہووی تمام ۔ جسکا ہو قرآن مین مداح یارو خود خدا
کس سی ہو توصیف آل پاک و اصحاب نبی ۔ جنکی ہون وصاف یارو خود محمد مصطفا
کشتی آل نبی پر جو ہوا یارو سوار ۔ ہوگیا بس پار بحر جرم سی وہ باوفا
اقتدا جسنی کیا اصحاب کا جو ہین نجوم ۔ اوسنی راہ راست پائی اور ہدایت پر ہوا
ہو وین نازل رحمتین دن رات بر حضرت رسول ۔ ہی دعا میری یہی اللہ سی صبح و مسا
آل اور اصحاب اونکی پر بہی ہو وین رحمتین ۔ جنسی زیب حق جہان مین صاف روشن ہوگیا
تابعین پر اور تبع تابعین پر ہو سلام ۔ اور اوپر جو کہ ہین خلقت مین دین کی پیشوا

ق

اور بہ سراج امت اعنی وہ امام الکل جو ہین ۔ جنکی کنیت بوحنیفہ اور نعمان نام تہا
اونپہ رحمت یا الٰہی ہووی نازل مدام ۔ کیونکہ دین مصطفے نی اون سی ہی پایی جلا
عابد و زاہد وہ ایسی تہی کہ بس بالاتفاق ۔ جابجا لکہا ہی سب نی اونکا ورع و اتقا
ہین وہ دین مصطفی کی یارو بس بیشک چراغ ۔ جنکی باعث تا قیامت دین روشن ہوویگا
ہین مناقب اونکی اتنی جو کہ مین اونکو لکہون ۔ کتنی ہی جلدین بنین اور ہون نہ پوری ہی ثنا
لیک کچہ لکہتا ہون اون مین سی مین اتنا دوستو ۔ جتنا ذرہ ریت سی قطرہ ہو دریا سی سہا

اون کتابون سی مین لکھتا ہون جو ہین معتبر
سب عرب کی اور عجم کی عالمان با عمل
اب شروع کرتا ہون یارو مطلب تم سنو
پڑہ کی لا حول اور اعوذ اسکو کرتا ہون شروع
ہی روایت یہہ ابو یوسف سی ای میری اخی
اور کہتی ہین محدث اور مورخ اتفاق
اون مین سی تہی ایک انس مالک کے بیٹے ای عزیز
دوسری ہین ابی اوفا کی عبد اللہ نام
تیسری ہین سعد ساعدی کی جو سہیل
چار ہین وہ ابو طفیل عامر ہین ابن واثلہ
متفق ہوناہی ان چارونکا در وقت امام
تابعی اور ہین جو نووی شافعی کہتی ہین وہ
بیٹی عبد اللہ کی جابر معقل و ابن انیس
اور جزو کی بیٹی عبد اللہ بس یہہ سب کی سب
اور انسی ہی روایت بو حنیفہ نی کی
اور نووی شافعی لکھتی ہین یون تہذیب مین
تابعی کہتی ہین اوسکو حسب قول معتبر
صحبت و مجلس اوس مین شرط ہی ای یار من
بر جناب بو حنیفہ حضرت نعمان تو
جنکی حق مین سابقون الاولون و آمنین ہی
مرتبہ یہہ تابعی ہونیکا جز حضرت امام
کیونکہ ہین وہ جو امام مالک اونکا ای اخی

جلسنی فتوی یا مذہب اپنا لکھین سدا
اونکو جانین معتبر اور اونسی لین اہتدا
با مذہب خوش ہونگی اس سی لا مذہب ہونگی خفا
تا حمایت اور حفاظت مین اسی رکہی خدا
سن اسی مین ہوی پیدا امام الاتقیا
رو برو وہی اونکی کتنی ہی صحابی ای فتا
جنسی کی ہین تین حدیثین نقل بی ریا
جنسی یہی کی ہی روایت ایک حدیث یا تین سا
اون سی ہی گیا ان برس کی عمر مین ملنا ہوا
اون سی ہی بیشک ملی ہینگی امام الاولیا
اور روایت ہی یہی ثابت انسی کفوی نی کہا
اپنی تالیفات مین اس طرح سی ای باحیا
عائشہ عجرد کی بیٹی ابن اسقع ای فتا
وقت مین تہی بو حنیفہ کی ای مرباحیا
دیکہلی طحطاوی جسکو شبہہ کچھ ہو وی ذرا
کی انس سی ملنا بیشک بو حنیفہ کا ہوا
جو ملاقات صحابہ سی مشرف ہو گیا
جیسی بعضون نی لکھا ہی اسکو ہی ان و جوا
تابعی ہر قول کی ہین وہ موافق با ہدا
حق تعالی نی کرم سی اپنی بس فرما دیا
اسکو بس چارون اماموں مین سی آنحضرت صلعم
نوی یا ستانوی مین ہی تولد بس ہوا

احتمال اسکا نہیں انسی ملی ہون تو طفیل

سب یون تصریح کرتی ہین جو ہین ابن صلاح

شافعی ہیا گرد مالک اور محمد ہین سنو

ابن حنبل شافعی کی ہین جو شاگرد ای عزیز

دونوں ان صاحبون کی تو زمانی ہین کہین

کیونکہ بس ایک سو د بعد کوی اصحابی

ہوگیا بس بیان سی ثابت مرتبہ حضرت امام

قرن ثانی ہیں وہ داخل ہین امام الاولیا

اور جلال الدین سیوطی نی جو ہین شافعی

کی ابو المعشر امام عبد الکریم شافعی

ایک رسالہ مین اونہون نی جمع کین اصحابی

اور ابن سعد کا بہی یا روہی یہہ ہی کلام

اور صحیح بی شک ہوا ہی کہ سنین نعمان نے

جیسی لکہا اسکو ہی بس بسط کی ساتہہ ای عزیز

اور رہا یا عمر مین اپنی ہی بس نعمان نے

جیسا لکہا بسط کی ہی ساتہہ بس اب جان مین

یہہ لکہا ہی دُر کی اند بی شبہ ای دوستو

یہہ فضیلت اور ائمہ کو نہین حاصل ہوئی

کرتی ہین ارشاد یون علامہ کتوی سنو

کرتی تہی بس درس علم دین اور تہی مجتہد

تابعیون کا نہ تہا اجماع ہرگز معتبر

مسند خوارزمی مین سیف الائمہ سی لکہا

کیونکہ خوردی مین انہون کا گئی جانا کب ہوا

کہ ہین تبع تابعین مالک امام رہ نما

ڈیڑہ سو سن مین ہوئی بس وہ تولد ہی فنا

ایک سو چونسٹہہ مین وہ پیدا ہوی ہین برملا

احتمال ہونی صحابی کا نہین مطلق ذرا

ساری ہی روی زمین پر تہا نہین باقی رہا

اور ائمہ دین سی بالا اور برتر ہی سدا

بہتری اونکی ہی ثابت حسب قول مصطفا

لکہا تبییض الصحیفہ مین سی بی ریب و ریا

مین جو بس عبد الصمد مقری کی ہی ای فتا

جملہ مرویات نعمان تابعی ای باوفا

کہ امام بو حنیفہ تابعی ہین برملا

سات حضرت کی صحابہ سی حدیثین برملا

آخر منیہ مین جا دیکہو جو شبہہ ہو ذرا

بیش اصحاب ہی کو بی شک وجون وچرا

ابتدا مین ضیا رکی جو ایک کتاب ہی بلا

غور کرکی دیکہہ لو جا ہو تو تم اوہمین ہیچ جا

جو کہ تہی ہم عصر نعمان بو حنیفہ باحیا

تابعیون کی زمانہ مین امام باتقا

اور کبار تابعین سی تہی مناظر برملا

جب تلک ہوتی نہ اوس مین بو حنیفہ مبتلا

جاہر اجرا دستاد نعمان تابعی تہی باوفا

املک د فقہ اصحاب اور لیس اور نعمان مین نزاع
تہی امام اپنی کو دیتی سر جماعت فضل لب
یاروں سی بس شافعی کی کہ مشایخ شافعی
بس وہ بولی کہ مشایخ شافعی کی مین سنو
بہیر یاروں بو حنیفہ سی کہا تم تو کہو
کن کی وہ بولی مشایخ بو حنیفہ کی سنو
جو کہ استنباط کرتی مسئلہ دین کا سنو
جب تلک وسکو نہ کرتی سب قبول اوستاد وہ
بیٹھتی جب مسجد کوفہ مین مسند پر امام
مجتہد موجود رہتی جیل شاگرد اونکی پاس
کرتی اونسی مشورہ اور بحث یکماہ دوماہ
اور اقوال صحابہ سی مطابق کرکی ٹہیک
ہی لکھا تہذیب مین قول نجیب ای یار مین
علقمہ نی سینچا ابراہیم نخعی نے سنو
بیا نعمان نی اوسی ... گندہ ابجو سیف سن
اور کیا تقسیم تب مین مشایخ نی اوسی
بو حنیفہ کی ہین حماد اوستاد ای جان من
اونکی ہین حضرت عمر اوستاد اور حضرت علی
ہین حدیثین بو حنیفہ کی فضایل مین بہت
ملکہ ابن جوزی بعضی اونمین کی کو کہتی ہین
ابن جوزی تو بتاتی ہین کی موضوع اسکو بہی
لکھتی ہین اسطرح بار وہ ضیاء سنوی

ہو گئی تفضیل دو نو شیخون مین بس برملا
تب ابی حفص کبیر اس طرح بولی باوفا
تم گنو تو کتنی ہوتی ہین گی سب ای باصفا
ہو چکی اتنی تلک تم سن رکہو ای بانقا
بو حنیفہ کی مشایخ کتنی ہوتی ہین بہلا
ہو چکی ہین چار ہزار اوستاد تک ای باہدا
احتیاط اوسمین یہہ کرتی وہ امام الاولیا
تب تلک اوسکی اجازت سی نہ دیتی برملا
ہوتی شاگرد اونکی گرد اگر ہزار ای بیریا
کرتی استخراج جب ہتی مسئلہ وہ باتقا
اور مطابق کرتی از اقوال حضرت مصطفی
حکم کرتی ہتی نفاذ اوسکی کا بی چون وچرا
فقہ کو بویا ہی بن مسعود نی ای حیا
ہی سینچا اوسکو اور حماد نے کاما سنا
اور محمد نی پکائی اوسکی روٹی بامزا
جسکا موتہہ دیکھتی وہ کیونکر کہا سکے اوسکو بہلا
اونکی ابراہیم نخعی اوستاد ور ہ نما
اور حضرت ابن مسعود ابن عباس ای غنا
گرچہ کرتی ہین محدث اون مین بی چون وچرا
رکی یہہ ہی موضوع بر یہہ ہی تعصب کا بتا
جسمین آئی ہی گی تشییع صلوۃ ای بیریا
خرنوی کی ہیں مقدمہ کی شرح مین برملا

ابن جوزی کا تعصب ہی گا ورنہ یہہ حدیث — آئی ہی کتنی طرق سی اور ثابت ہی بجا
ورنہ یون تو ہی کیا بعضون محدثونے کلام — بعض احادیث بخاری اور مسلم مین سنا
بل فدک کی قصہ کی جو ہی حدیث اومین سنو — اوسکو تو موضوع بعضی معتبر نی ہی لکھا
جیسی جامع متن مین لکھی اس طرح ابن اثیر — بعضی وضاعین نی اقرار خود اسکا کیا
کہ فدک کی بس بنا یمنی حدیث ای جان من — جائز ہی بغداد کی ساری مشایخ پر سنا
کر لیا سب نی قبول اوسکو سوا علوی کی بس — جسکو بس ابن ابی شیبہ مین کہتی برملا
اونسی علت اور جعل وافترا کو بوجہہ کہ — اوسکو ہرگز نہی ہمنا نی قبول اوسکو کیا
ہی از آنکہ وہ جو ہی گا رد شیعہ ای جوان — اوس مین اس طرح لکھا ہی جا بتو دیکھو اسکو جا
با وجود اسکی کہ آئی کئی طرق سی یہہ ہی ارے — پہر کہو تم اسکو ہی موضوع تبلاؤگی کیا
مسند خوارزمی والا اور حصاد درسنو — اور ابو اللیث اور سوا انکی اونسی ہی سنا
اس طرح سی ہی وہ حضرت سی حدیث ای یار من — فخر آدم نی سبہی اولاد مین مجہہ سی کیا
اور مین کرتا ہون امت اپنی مین فخر اوسکی ساتہہ — جسکی کنیت بوحنیفہ نام نعمان ہووی گا
وہ میری امت کا بس ہووی گا ای یار و چراغ — یعنی اوس سی ساری ہی امت دیکہیگی فائدا
اور فرمایا رسول پاک نی اس طرح سن — کہ تمامی انبیا نی فخر ہی مجہسے کیا
اور مین بس فخر کرتا بوحنیفہ کی ہون ساتہہ — جو اون ہی چاہی اوسنی مجکو ہی چاہا سنا
اور جسنی ہی کیا کچھہ ساتہہ اوسکی بغض سن — بی شک اوسنی ساتہہ میری بغض بس رکھا کیا
یون لکھا ہی تقدمہ سی در مکی ای یار سنو — جسکو کچھہ شک اس مین ہووی دیکہی اوس جا
اس سی بہی ہووی تسلی گر نہ منکر کی تو بس — اور حدیث متفق اوسکو مین دون یہان پر سنا
وہ فضیلت مین امام بوحنیفہ کی ہی سن — متفق ساری محدث اس مین ہنگی برملا
ہی بخاری اور مسلم مین وہ بس یار حدیث — وہ فضیلت بوحنیفہ کو ہی کافی اور تنا
ہونا ایمان گر ثریا پاس باقی فارسی — ہی یہہ تبییض الصحیفہ مین سیوطی نی لکھا
یہہ حدیث آئی کئی الفاظ سی ای جان من — اسکو اکثر ہی محدث نی روایت ہی کیا

بوہریرہ سی روایت کی ہی جس جس نی سنو
معجم طبرانی ابن مسعود سی لایا ہے
شرح مین اسکی لکہی شیخ سیوطی نی یہہ بات
ہی یہہ بس اصل صحیح و معتمد ای یار من
شرح السیوطی کی بیان پر ہوگئی یارو تمام
سیرت شامی مین اور شامی مین جو ہی تم سنو
اور لکہا ابن حجر مکی نی ہی خیرات مین
فصل مین بس بوحنیفہ کی کہ جن مین ہے یہہ ہے
مسند خوارزمی مین ابن مغفل سی سنو
کہ سنا مین نی علی سی کہتی ہی اسطور وہ
بوحنیفہ اسکی کنیت ہوگی اور بی شک و ریب
ایک قوم آخر زمانہ مین سنو ہوگی ہلاک
قوم وہ مشہور ہوگی بس بنانیہ کے ساتہہ
یعنی بوبکر و عمر کی بغض کی باعث ہلاک
اس زمانہ مین ہین جیسی اب بہت سی ناقد ہے
بوحنیفہ کی مناقب انکو لگتی تیر ہین
بہاگتی ہین نام نعمان سنتی بس ابلیس وار
ہین قصیدی ہی تعریفون مین لکہوتی سنو
ہوگئی ہین صاف محسن کش سنو یہہ تند خو
اونکی فتوون سی یہہ کہلاتی ہین مفتی الخیریہ
نفس کی تقلید کو واجب سمجہتی ہین یہہ سن
اور یہہ تقلید واجب ہی سنو بالاتفاق

ق

ہی بخاری اور مسلم اور نعیم ای یار سا
قیس بیٹی سعد کی سی لایا شیرازی سنا
دی بشارت بوحنیفہ کی نبی نی یہہ جا
بوحنیفہ کی فضیلت اور بشارت کا بیا
ذکر اسکو ہی کیا طحطاوی نی ای باوفا
حاشیہ در کا لکہا اون مین ہی یون ہی بجا
کہ احادیث صحیحہ ہوئی ہین وارد سنا
لو کان ایمان ناہ آخر درصحیحین ای فتا
یعنی عبد اللہ سی ہی یہہ روایت ای فتا
حال بتلا دون تمہین اس کوفہ کی ایک شخص کا
ہوگا دل اوسکا سنو بس علم و حکمت سی بہرا
اونکی باعث یعنی وہ نفرت رکہین اوس سی سدا
اور مانند روافض وہ ہلاک ہون بی حیا
رافضی جیسی ہوئی یون ہی بنانیہ ہون آ
بوحنیفہ سی ہین رکہتی صاف نفرت بی حیا
قلب انکا تیرہ کی اون سی مثل جلنی ہوگیا
نام نعمان مثل اعوذ اور لاحول ہوگیا
اور تعریفون سی نعمان کی یہہ جلتی ہین سنا
جسکی فقہ سی ہی عزت اوسکو بتلاوین برا
پہر اوسیکی ہین فقہ کو صاف بتلاتی خطا
جو کہ ہی تقلید شکر اتفاق ای فتا
اوسکو یہہ منع بتاتی ہین سدا ہی بی حیا

یہہ عدو دین ہو کر دشمن نعمان ہوسے
بو حنیفہ کی تو حق مین یون امام شافعی
حرمہ یحیی کا بیٹا یہہ نقل کرتا ہے نقل
اور روایت دوسری مین اس طرح آیا ہی سُن
تکبری لازم بو حنیفہ اور اونکی یارون کو
اور فلا یدین ہی لکہا ہی یون ای یار من
اور ہی مرقات مین مذکور حکایت اس طرح
جند سلی پوچہی حضرت بو حنیفہ سی سنو
خوب تہی بو حنیفہ یہہ دلی مجکو جواب
تب یہہ فرمایا امام باتقا نی ای عزیز
تب کہا انصاف سی اوزاعی نی تب یہہ سخن
اور حقایق شرح منظومہ مین ہے ای عزیز دوست
شکر اوس اللہ کا کہ جسنے فقہ مین مجہی
کرتی ہین ابن مبارک اوسپہ لعنت بی شمار
یعنی میری رب کی لعنت انگنت ہو اوسپہ جو
جسکو ہو کچہہ شبہہ اس مین جا کی دیکہی کو وہ
شافعی نی جبکہ کی تہی زیارت قبر امام
دو رکعت صبح کی ادا کی جو پڑہین ای مرد دست
اور پڑہی اوسنی نہ اوسمین بس قنوت ای یار من
شرم آتی ہی مجہی کرتی ہوی بس اجتہاد
یہہ لکہا اوس مین ہی جسکا نام خیرات الحسان
اور شعرانی نے ہی بس اپنی میزان مین یونہی

اونکا یہہ سب و تبرا ہین کرتی بس سدا
کہتی ہین ہم سب عیال بو حنیفہ ہین بجا
جسکو ہو منظور دیکہی مسند خوارزمی جا
جو تبحر فقہ مین چاہی تو وہ مرد حیا
یعنی اونکی فقہ پر ہو وہی ملازم بس سدا
شافعی ابن حجر مکی تی بس ای باوفا
بحث کی خواہش سی اوزاعی نی بس انکو بلا
جب جواب باصواب اونکی سُنی تو یہہ کہا
ہی کہان سی تمکو یہ استنباط بس انکا کیا
اون احادیثون سی جنکو نقل تم کرتی سدا
ہم ہین عطار اور تم ہو گی طبیب ای باوفا
کہ امام شافعی نی اس طرح سی ہی کہا
دی اعانت بس محمد بن حسن سی برملا
قول حضرت بو حنیفہ رد کری جو بی حیا
رو آی ہی رہ قبل امام اعظم شاہ و گدا
اوسکا شک و شبہہ ہو جا دیکہا لیں ای پارسا
جا کی بس بغداد مین تب مجہہ سی سُن ماجرا
ترک تب اوسنی کیئی رفع یدین ای فی حیا
تب کسینی اون سی پوچہا باعث اوسکا تو کہا
آگی ایسی مجتہد کی جسکا ثانی کوئی نہ تہا
ہی مولف اوسکا بس ابن حجر ای باحیا
ہی لکہا جا دیکہی جسکو شبہہ کچہہ ہو وی ذرا

اور لکہا مرقات مین ہی شافعی کی روبرو
تین جو بہائی فقہ کا ور تو مالک بیگا اوپر
ایک بوبہائی مین ہم ساری شریک اینگی فقیہ
مسند خوارزمی مین لکہا ہی کعب حبار نے
یعنی اون مین جو کتابین آسمانی ہین سنو
اون مین سی ایک نام نعمان ابن ثابت تہا کہ بس
مقدر مین اور فضل مین او علم مین اور زہد مین
او علی عاصم کی بیٹی نی کہا ہی ای عزیز
تو بہی غالب آ ہی عقل بوحنیفہ بی سخن
لکہتی ہین ابن حجر خیرات مین بس اس طرح
ہمنی دیکہا بوحنیفہ کو ہی فرمایا کہ ہان
زور سی تقریر کی سون کا کرتا ہیہ ستون
ہتی امام او لیا لڑکائی سی حاضر جواب
قیصر رومی نی قاصد ایک بہیجا تہا سنو
پاس منصور کی تا وہ کری علما کو جمع
گر جواب اونکا وہ دین معقول تو وہ مال سب
وقت کی علما و فضلا کو کیا منصور نی جمع
خورد سال اوسوقت مین ہتی بوحنیفا یہیان
قاصد رومی نی چڑہ منبر پہ پوچہی مسئلے
باپ سی چاہی اجازت بوحنیفہ نی کہ مین
منع انکو بس کیا والد نی انکی اوس جگہہ
مضطرب اوسوقت ہو کر بوحنیفہ نی سنو

کوئی برا کہتا تہا نعمان کو تو بس اوسنی کہا
تو برا کہتا ہی ایسی شخص کو ای بی حیا
او ہین تین حصون کا بس مالک وہی ہی پارسا
ق یون کہا پاتا ہون نام ہر ایک عالم کا لکہا
نام علما اور صفاتین اونکی اور نسب ونیا
جسکی کنیت بوحنیفہ اوسکو پاتا ہون بڑا
تقوی اور حکمت عبادت مین وہ سب سی ہو بڑا
ق عقل گر ساری جہان کی تولی جاوی ای فتا
اوس زمانی کی سبہی کی عقل پر ای رہنما
ق شافعی نی پوچہا مالک سی سنو ای رہنما
ایسا تہا وہ شخص گر وہ چاہتا بس ای فتا
یعنی اوسکو ایسا علم عقل ہی تہا ای فتا
ایک قصہ اسکا ہی تمکو سنادون برملا
مال و اسباب اوسکو دیکر بہت سا ای بہریا
اور پوچہی اون سی مسئلی تین بی چون و چرا
او نہ بتائی ورنہ لیوی مسلمون سی باج جا
ایک عالم ہی تماشی کو ہوا وہان جا کہڑا
باپ کی ساتہہ انکی وہ ہی بس گئی وہان برملا
اور نہ لایا وہان کوئی تاب جب ای با ہدا
دون جواب اسکی سوالونکی کہو تو برملا
اور پہر قاصد نی پوچہی مسئلی ہان ای فتا
ق بادشاہ وقت سی لیکر اجازت برملا

قاصد رومی سی فرمایا کہ تو سائل ہی کیا
تو او سر منبر سی مین جو نکر تجہی یہا دون جواب
درجہ اوستاد اونچا در جہت اگر دست
سر بناہ او ترا او چڑہی منبر پہ وہ عالی جناب
اوسنی پوچہا پہلی بس احد سی کیا ہتا بتاؤ
ایک سی پہلی عدد ہی کو لنا اوسنی کہا
بولی جب احد مجازی لفظی سی کوئی ہنین
کیونکہ پہلی ہوسکی کوئی پہلا اوسی یا من
پہر یہہ پوچہا اوسنی موہنہ اللہ کا ہیگا کدہر
بولا اوسکی روشنی تو ہی برابر سب طرف
جب نہو نور مجازی کی مقرر کوئی جہت
پوچہا پہر اوسنی کہ کیا کرتا خدا اسوقت ہے
کہ مشبہ تجہہ سی کو منبر پہ سی دیکر اوتار
اس حکایت کو کیا کعوہی نی نقل ای یار من
اور فتاوای ظہیریہ مین یہہ لکہا ہی بس
اور اوس تقریب مین ہتی جمع سب علما وفت
جب سبب پوچہا ہوا معلوم تب لوگون نی
او صحبت کی ہر ایک سی اپنی بس نے بی سمجہہ
دونو بونکو خاوندون کنی بس اپنی اب
کری ہتی بو حنیفہ ہی تامل اس مین جو
بولی سفیان ثوری غصے ہوا اسطرح سنو
شبہ سی جو ہو ملی وس مین ہی حضرت علی

بولا ہان مین ہی ہوا ہی سائل تب اوسی فرمادیا
کیون حجیبا وستاد اور سائل ہی شاگرد ای فتا
سو ہنا آیا ہی سنو ای قاصد رومی بجا
اور فرمایا کہ اب تو پوچہہ لی جو چاہی آ
ق آپ نی فرمایا گنتی جانتا ہی تو بتا
سب سی پہلی وہ ہی اوس سی کوئی ن ہو پہلا
ق پہلی ہوسکتا نتو پہر واحد حقیقی سے بتا
ذات اوس کی سب سی پہلی ہیگی بی چون وچرا
بولی موہنہ ہوتا کدہر دا روشنی شمع کا
تب امام بو حنیفہ نی یہہ بس فرمادیا
پہر حقیقی نور کیونکر ہو کسی جانب بہلا
آپنی فرمایا اوسکی شان یہہ ہی برملا
سی چڑہاتا اوسیہ بس مجہہ سی حد کو ستا
اونی بس جو ہین کی خوارزمی خطیب ای رہنما
ایک دولتمند کی گہر دو ولیمہ ہتی ستا
دو بیٹی ہتی سفری یہ جو ایک غلط او ٹہا
ق بیجا ہر ایک کی دولہن کو دوسر پاس ای فتا
بولی تب سفیان ثوری سنکی سارا ماجرا
قبل عدت جانا ہیگا تا درست ہی یا سلا
پوچہا اب زیادتی نزدیک تیری ہیگا کیا
تو گیا ہوتا اپنی کی پاس نے ربیعہ ریا
حکم بس فرمادیا کرتی ہتی بی چون وچرا

دو نو شه کو بلا کر بوحنیفه نے کها   راضی اپنی اپنی مدخوله سو تم بر ملا

بولی ہم راضی ہین تب فرمایا حضرت نی اونهین   ق   دو ہر ایک منکوحه اپنی کو طلاق ای پارسا

اور کر لو اپنی مدخوله سی تم ہر ایک نکاح   شوق سی پهر اوس سی صحبت تم کرو ای باحیا

کیونکه جب خلوت سی پہلی دیوی شوہر پس طلاق   اوسپه آتی ہی نهین لازم ہی عدت بر ملا

اور شبه سی جو مدخوله ہو اوسکی ساته پس   عین عدت مین نکاح و صحبت اوسکا ہی روا

پوچها سفیان ثوری نی یه بوحنیفه سی سخن   حکم کیسا تهی یه آپ سی کیا ای پارسا

تب یه فرمایا امام المتقیان ای عزیز   اس سی آپس مین رہی گی دوستی الفت سدا

ورنه عدت تک اگر وه بیٹهتی پس انتظار   جی مین ہر ایک یه آتا خیال بد ای باحیا

صحبت اسنی جورو غیر سی ہی کی اور جورو کو   اس خیال بد سی پس دیتا طلاق ای بی ریا

ره گئی انکی ذکاوت سی اچنبهی مین سبهی   جتنی حاضر تهی وہان عامی و عالم باتقا

روضة الفائق مین ہی مسجد مین ایک عورت ان دنون   ق   سیب آدها سرخ آدها زرد پس آ کر رکها

روبرو نعمان کی اور نعمان نی اوسکو پس وہین   کرکی دو ٹکڑی اوسکی پهر حواله کر دیا

جب گئی وه پوچها یارون نی که یه مطلب تها کیا   ق   بولی اس عورت کو سرخ و زرد خون حیض تها

طهر کو پوچهتی تهی مین نی بتلایا اوسی   سیب کی اندر سپیدی جیسی ہو وہی بہلا

ایسا پانی صاف جب ہو یعنی ہو جاوی سپید   طهر پس کهتی ہین اسکو یاد رکهه ای پارسا

ایک دن کا ذکر ہی مسجد مین تهی حضرت امام   خارجی تلوارین ننگی لیکی آئی بی حیا

اور کها ہم پوچهتی ہین تجهه سی دو باتین اگر   تو جواب اونکا نه دیگا قتل ہو دیگا سنا

بولی تلوار اونکو کر لو میان مین دونگا جواب   تب کها اون خارجیون نی یه سنکر ای فتا

جهٹ اگر دن کاٹتی لیکر بنا ناہم میان   جانتی اجر و ثواب اوسکو ہین پس سب بڑا

آپنی فرمایا پوچهو بولی دروازی یه سن   آئی ہین یه دو جنازی حکم انکا تو بتا

ایک شرابی کا ہی جو عین نشه مین مر گیا   ق   دوسرا ہی ایسی عورت کا تو سن لی ماجرا

تها زنا کا پیٹ اوسکو اور گرایا اوسنی وه   اور ایسی حالت مین پس وه مرگئی ای پارسا

یعنی تو یہ دونوں ایک کو نہیں ہوں نصیب
اور مذہب خارجیوں کا بھی سن اے یار من
سب ہی انہوں کا یہ ارادہ تھا کہ کر دونوں کو یہ
کیونکہ مذہب اہل سنت کا یہی ہے اے عزیز
پوچھا حضرت نے یہ ہیں کس قوم سے کیا ہیں یہود
پوچھا نعمان نے نصاری ہیں یہ کیا مجھکو بتاو
بوحنیفہ نے کہا کیا یہ مجوسی ہیں سنو
بولے حضرت بت پرست ہیں کیا یہ کیا ظاہر کرو
تب کہا حضرت نے پھر یہ کون ہیں مجھکو بتاو
حضرت نعمان نے فرمایا کہ تم نے خود جواب
بولے کیونکر تب کہا نعمان نے تم خود ہو مقر
پوچھا ہیں وہ جنتی یا دوزخی دونوں بتاو
جو کہ حق میں اپنے بدتر کی کرو انصاف تم
اور میں کہتا ہوں انکے حق میں بس تم سن رکھو
جب یہ فرمایا امام اولیا نے تو سنو
اور عوض میں اس طرح مسئلوں سے ایک شخص نے
گر نبیذ تمر کو کہتے ہو تم اے سدم حلال
آپنے فرمایا تیری جورو ہے تجھپر حلال
بولا میری جورو ہے مجھپر حلال اے شیخ وقت
تو تو پہلے جا کے مسجد میں نبیذ تمر تو
اور سراجیہ میں یہ مذکور ہے اے جان من
ایک نے انکو دیا دو وا سے تب بولے نوا (فتاوی سراجیہ ۱۲)

حکم دونوں کا ہمیں اس وقت بس تو دے بتا
کہ ذرا سے بھی گنہ سے آدمی کافر ہو جا
حکم دین ایمان کا تو ہم مار ڈالیں پر بلا
کہ نہیں ہوتا کبائر سے بھی کفر اے رہنما
بولے ہرگز یہود سے بھی نہیں اے باعدا
بولے ہرگز یہ نصاری بھی نہیں اے پیشوا
بولے ہرگز یہ مجوسی بھی نہیں اے بے جفا
بولے یہ ہرگز نہیں ہیں بت پرست اے لے یا
بولے ہیں یہ تو مسلمانوں میں سب اے باقضا
دیدیا اپنے سخن کا مجھہ سے پھر پوچھو ہو کیا
انکے بس اسلام کے کافر ہوں گے کیونکر بھلا
بولے حضرت انکے حق میں میں وہ کہتا ہوں سنا
حضرت ابراہیم نے تھا بس کہا واں برملا
جو کہا اپنے بتر کے حق میں عیسی نے سنا
مذہب اپنے سے اکراہ اون سکا بس تائب ہوا
پوچھا سب نے پیچ نعمان سے پھر جون چرا
تو ابھی بیٹا ہوں اسکو جان لو مسجد میں جا
یا کہ وہ تجھپر ہے تب لا بس حرام اے باوفا
بولے مسجد میں تو صحبت اس سے کر سکتا ہے جا
ورنہ کیونکر اسکو ہو ہی جا کے مسجد میں بھلا
ایک اعرابی نے پوچھا بوحنیفہ سے سنا
دوسرے بت اسنے کہا کر کے اس دے بتا

ن

فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم یعنی جو میری تابعداری کرے وہ میرا ہے اور جو نافرمانی کرے پس تو بخشنے والا ہے مہربان ۱۲ منہ

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی اگر تو عذاب کرے تو بندے ہیں تیرے اور اگر تو بخشے تو تو زبردست حکمت والا ہے ۱۲ منہ

تجہین جیسی ولا بن حاضرین نی پوچہی جو
پوچہتا تہا وہ تشہد کو کہ دو نون سی ہی
یا وہ ایک سے اوسی ہی جیسی ابو موسی نی ت
اور اشارہ لا ولا کا تہا یہا اوس آیت کیطرف
اور لکہا کشاف مین ہے ایک دفعہ کوفی مین سن
لوگون سی فرمایا اس طرح قتادہ نی سنو
بوحنیفہ نی کہا لوگون سی گرچہ تہی صغیر
جب قتادہ گئی تامل مین تو بولی یون امام
تمنی کاہی سی کیا معلوم بولی تب امام
گروہ نر ہوتا تو فرماتا وہ قال ہی شبہ
اولیا کی تذکرہ مین ہی لکہا ایک شخص سن
اوس سی بولی بوحنیفہ چاہتا ہون مین کہ بیا
بولا ای نعمان سلمان ہی کہین تمنی سنا
تب یہہ فرمایا جناب حضرت نعمان سینے
اپنی بیٹی دینی پیغمبر کے بیٹی کیونکہ تو
اور لکہا ہی فخر رازی نی کہ آئی ایک گروہ
بحثنی کو باب قراءت مین سنو خلف امام
بحثنی کیو اسیطے تم چہانٹ لو انہون سے ایک
اور سونپو اوسکو امر بحث تم سب دکہو تو
بوحنیفہ نی کہا یہہ تم مین عالم ہے بڑا
تب امام الاتقیا اون سب سی یہہ بولی کلام
بولی ہان بیشک تھی بولی یون امام اولیا

ہو کی حیران معنی اسکی مت اہو نسی یہہ کہا
جیسی ابن مسعود کی ہے بس روایت جابجا
کی روایت میں ہے دو واؤن ہیں سب ہیلا د
جس مین زیتون مبارک کا بیان ہی لکہا
تہی قتادہ آئی لوگ اونکی ہوئی گرد ای فتا
جا ہو جو پوچہو وہ تجہسے ہے نشک جو جرا
پوچہو چیونٹی سلیمان نر تہی یا مادہ بہلا
مادہ تہی وہ چیونٹی بولی قتادہ با ہدا ق
حق تعالی نی کہا قالت ہی سب سے پیشوا
یعنی کیون صیغہ مونث کا وہ فرمایا بہلا
حضرت عثمان کو کہتا یہودی تہا کہڑا
اپنی بیٹی دی فلانی تو یہودی کو سنا
بیٹی اپنی دی یہودی کو دو مرد باحیا
تو یہودی کو ہنین جائز ہی رکہتا ہی جیا ق
سیگا جائز رکہتا تب توبہ کی اونسے بر ملا
بوحنیفہ پاس پس اہل مدینہ سی سنا
تب کہا نعمان نی بحثون سب سے مین کیونکر بہلا
جو کہ ہو تم مین بناظر سب سے اچہا اور بڑا ق
بس وہون نی چہانٹا اپنی بیچ ایک عالم بڑا
بولی ہان یہہ اتقی ہم سبکا ہیگا پیشوا
اس سی گر بحثون تو تم سب سے مین بحثا بر ملا
اسکو گر الزام دون الزام تم سبکو دیا

بولی یہہ بھی سچ ہی تب بولی امام شرقین ق کیونکہ ہو وہی یہہ بہلا تب بولی وہ سباہی فتا
پیشوا اوسکی بنائی پر ہین راضی جبکہ ہم قول اوسکا قول ہمارا ہوگیا ای پیشوا
تب کہا نعمان نی ہمنی بہی بنا یا جب امام تو قرأت اوسکی وہ ہی ہی ہماری برملا
ہوگئی بس سب کی سب قائل سن التقریر کو اور کیا اقرار الزام ہمنی کہا یا سنلے ریا
گرچہ لکھی یہہ حکایت فخر رازی نی ہی یہ مینی تو لکہا ہی تنویر سی ہی برملا
کہتی ہین کرمانی یعنی وہ جو ہین گی بو طفیل کان رکنکر اس سخن کو سنیو لی جون حجرا
بو حنیفہ نی نکالی ہین کی مسلی پانچ لاکہہ ورنہ سب مخلوق تو گمراہ ہو جاتی سنا
تہی بہت رہتی مسائل کی وہ استخراج مین اور حدیثون کی روایت کرتی کم ہتی برملا
یوہی بس طبقات کفوی مین لکہا ہی بغیر تجکو گر ہو وہی شبہ تو دیکہ لی تو اوسکو جا
آج کل کی بی حیا لامذہبون سی کوئی کبھی ایک مسلہ تو نکالو جہٹ فقہ کی تم ذرا
تم سی ہو کیا ہو سکی گا اپنی اوستاد ونسی تم ایک مسلہ تو نکلوا دو بہت کر التجا
ہو سکی جبنی نہ آتا ہی کہین وہ تو کو پہر بو حنیفہ کی فقہ مین بہری ہی بس خطا
ایسی ہی لوگونکو ہی ابن مبارک نی کہا لعنتین ہون انگشت حق کی اونہونپر بس سدا
ہی روایت یہہ ابو یوسف سی ای مرد سخن مجھسے ہتی اعلم حدیثون مین امام الفتا
اور احفظ ہتی حدیثون مین وہ مجھسے کے زیاد یاد ہتین منسوخ اونکہ بیس ہزار ای پارسا
پہر ناسخ کا سنو کیا حال ہوا ای دوستو یعنی کتنی یاد ہون گی مجھسے زیادہ برملا
یہہ قلائد مین لکہا ابن حجر مکی نی سن جو کہ مذہب شافعی رکھتا تہا وہ مرد حیا
اور لکہا اعلام مین اس طرح سی ای جانمن جب ہوئی مشہور فضل و علم مین وہ مقتدا
بعد شہرت اور فضیلت اور ترقی و کمال ق فائدہ لینی کو آئی عاصم قاری سنا
بو حنیفہ پاس اور استاد تہی وہ انکی بس اور کہا ای بو حنیفہ آیا تو ہم پاس تہا
چھوٹا اور آئی ہین ہم تجہہ پاس اتنی ہو بڑی یعنی اتنی عمر مین تجسی او ہیا وین فا ملا
ہو مرآت الجنان مین یافعی نی اور سنو ق ہی نوادی نی لکہا تہذیب مین یون برملا

قلایہ العقیان فی مناقب النعمان ۱۲
اعلام الاخیار ۱۲
سنو
فلعنة ربنا اعداد رمل + علی من رد قول ابی حنیفة ۱۲ درمختار

اب مین دیکہا امام الائمہ نی ایک دن
یان حضرت کی سینہ پر جمع کرتا ہون مین
ہین ہی خواب والہ بوحنیفہ کا ہی خواب
لی تب یہہ ابن سیرین لشت کو تو اپنی کہول
د نو موندہون بیچ ایک تل دیکہکر بولی وہ کو
لی گا امت مین میری ایک جل ایسا کہ لوگ
وسکی دو نو موندہونکی بس درمیان ہو دیگا خال
یہہ روایت دوسری مین ہی یہہ سن کے بہر یہان
وحنیفہ نی تو بولی ابن سیرین کہ عجب
علم کو پہیلا دیگا ایسا جو اوس سا کوئی کہی
سند خوارزمی مین لکہا ہی یہہ بہی سخن
ور کہا سفیان نی جو چاہی کہ نکلی دوستو
در بادی وہ حلاوت فقہ مین تو بس سنو
ہتی ہین خلف ابن ایوب اس طرح اید وستو
پہر اصحاب ونکی کو بس اون سی پہنچا یہہ
تابعیون سی وہ پہونچا بوحنیفہ تک سنو
جو کوئی چاہی وہ اس سی راضی ہووی ایمان
اور ابی رُوّاد کی بیٹی جو ہین عبد العزیز
وہ یہہ کہتی ہین کہ جو کوئی رکہی ای دوستو
اور جو کوئی رکہی بس بغض اوس سی ہمد مو
یعنی جیسا اہل سنت کا پتا ہیگا لکہا
ہی منافق کا پتا بغض علی اور ای میان

ق

قبر کو حضرت کی مین بس کہول جون جدا
پوچہی جب تعبیر ابن سیرین سی تب ونی کہا
بولی مین ہون بوحنیفہ تب امام با تقا
لشت کہول بوحنیفہ نی تو سن ای باحیا
تو ہی سچ ہی بوحنیفہ وہ جو حضرت نی کہا
کہتی ہونگی بوحنیفہ اوسکو لی شک ریا
اوسکی ہاتہون پر میری سنت کری ندہ خدا
خواب کی تعبیر پہونچا ای کسی سی بر ملا
خواب والہ تو نہایت روز سی ای باصدا
پہلی اوس سی ہی ہوا ہوگا نہ ای مرتقا
دیکہہ لی وہ اوس مین جا کر جسکو شبہ ہو ذرا
ذِلّت اندہی بنی اور جہل سی ای باوفا
چاہئی دیکہی وہ نعمان کی کتب کو برملا
علم پہونچا حق تعالی سی بحضرت مصطفا
پہر اون سی تابعیون تک وہ پہونچا ای فتا
اور اونکی یارون تک بس جان لی ای باصفا
اور جو چاہی وہ غصہ ہووی سن یہہ ماجرا
ہین بخاری کی مشایخ مین سی اور حافظ سنا
بوحنیفہ سی محبت ہی وہ سُنّی برملا
بس وہ ہیگا مبتدع اس مین نہین کچہہ شک ذرا
حب شیخین اہل سنت نی اسیطرح سنا
بغض بوبکر و عمر ہیگا رو افض کا پتا

جب ہی نعمان یوراٹا لعبد حضرت چاریا
ق اور احمد ابن حنبل نی کہا کہ وہ امام
زہاد و ایثار دار آخرت ہی کی کوڑے
کوڑون ہی مارا اوسی منصور نی تالی قضا
اوس مین یہہ اقوال ہین ہیہ جو خیرات حسان
اور یہی مذکور یاد رواوس مین جوہی ضمرات
ق تم حدیثین چہوڑنا کی سیری کرتی ہو کام
کاہی جگر گوشہ رسول اللہ کی یہہ توتم تباو
حضرت باقر نی فرمایا کہ بہتر ہے نماز
قیاس پر اپنی جو چلتا مین تواہی حضرت سنو
اور روزونکی قضا اونکو نہ بتلاتا کبہی
دوسری ہی بول ناپاکی مین زیادہ یامنی
بت کہا نعمان نی چلتا گر قیاس اپنی یہ مین
تیسری ہی کون وو نو مرد وعورت مین ضعیف
بولی نعمان دیتا گر ترجیح اپنی قیاس کو
ق اوٹہ گلی سی بوحنیفہ کی ملی حضرت امام
کرتی ہین بدنام عناد اپنی سی تمکو اہل کین
اور شعرانی نی میزان اپنی مین لکہا ہی لوگ
مسجد کوفہ مین جمعہ کی صبح سی تا زوال
تہی مقابل بوحنیفہ کے امام جعفر اور
ق اور حماد ابن سلمہ اور سوا انکی بہت
پہلی مین قرآن پر بعد اوسکی حدیثون سنو

اسکی بغض او محبت کا بہی ہی ہیگا بتا
ایسی جا پہونچا تہا علم و ورع سی وہ ای فتا
پا نہین سکتا ہی اوسکو اور سنلو پر بلا
یہ قول اوسنی نکی رحمت کری اوسپر خدا
ہی مولف اوسکا لبر ابن حجر مکے سنا
بوحنیفہ سی کہا باقر نی مینی ہی سنا
قیاس پر اپنی تولس نعمان اوسنی یون کہا
روزہ بہتر ہویا بہتر نماز ای پارسا
تب کہا النعمان نی سنئی ای امام بی ادیا
حیض والی کو نمازونکی قضا دیتا بتا
گر قیاس اپنی یہ چلتا سنو لبرا ہی پارسا
بولی باقر بول ہی ناپاک زیادہ ای فتا
تونکلنی بول کی ہی غسل کو دیتا بتا
بولی باقر یہہ کہ عورت ہی ضعیفا ہی لقا
دوگنا حصہ عورتون کا مرد سی دیتا بتا
اور مصافحہ کرکی عذر اسکا کیا اور یہہ کہا
جیسی ہین بدنام کرتی آج کل کی بی حیا
کہ لکہا ہی اوسنی جو ہی بو مطیع با وفا
بوحنیفہ کی ہوئی تہی بحث سن ای پارسا
بیٹی حبان کی مقاتل اور سفیان با لقا
تب کہا نعمان نی اوسنی سنلو تم مجہسے ذرا
پہر با قوال صحابہ کام کرتا ہون سدا

اور مقدم متفق کو مختلف پر رکھتا ہون
بوحنیفہ کی سہو نے ہاتہہ اور گہٹنی سنو
اور کہا سب نے ہو کر متفق ای یار من
اور معدن مین لکہا اس طرح سی ہی ای عزیز
نفل کی پڑہتی تہی اور جاگتی تہی نصف شب
پڑہتا ہی ہر رات نفلین پانسو رکعت سنو
پہر ایک دن دیکہہ انکو لوگون نی یہہ کہا
اور شب بیدار رہتا ہی تمامی شب سنو
اور تمامی شب لگی رہنی وہ شب بیدار بس
لکہا تحطاوی مین ہی اس طرح سی ہی جان من
ختم قران ہان لگی تہی ای اخی ستر ہزار
لکہہ یا تاریخ بغدادی مین ہی بس لو خطیب
تین یا چالیس سال اس طور پر رکہا دوام
اور اکثر راتون مین بس وہ امام العابدین
کثرت صلوات سی گہٹنی گئی ہی سو جہہ بس
اور نواوی نی سنو ابن مبارک سی ہی نقل
ایک وضو سی بوحنیفہ نی پڑہین دائم سنو
اور بس تہذیب مین ابن مبارک ہی سنو
بوحنیفہ نی کئی حج مین گی پچپن اور سنو
اور درر مین بہی لکہا اس طور ہی ای یار من
اور سفیان بن عیینہ نی کہا نفلین گذا
بوحنیفہ سی کوئی مجہکو یہہ کہتا ہی وکیع

بعد ازان کرتا ہون مین بس بیان شیخ چون چراغ
بس کہڑی ہو کر کی جو می اور دی او نکو دعا
سید العلما ہی تو ای بوحنیفہ سچ بجا
کہ امام بوحنیفہ تین سو رکعت سدا
بولی عورت واہ مین ایک بار یہہ وہ ہی سنا
اوس ہی دن سی پانسو پڑہنی لگی وہ پیشوا
ہی ہیج وہ پڑہتا ہی رکعت جو ہزار ہر شب کہڑا
تب اوسی دن سی لگی پڑہنی ہزار ای باحیا
رات بہر سوتی نہ تہی یار خدا مین برملا
جس جگہہ پائی تہی نعمان نی وفات ای پارسا
یہہ عبادت کا اونہون کی حال تہا صد مرحبا
ایک وضو سی کرتی نعمان تہی ادا صبح و غدا
کی عشا کی تہی وضو سی پڑہتی صبح لی ریا
ایک رکعت مین ختم قران کرتی بیچون وچرا
اور کہستہ ختم قران کرتی رمضان مین سنا
ابی بس تہذیب مین اس طور سی کی برملا
برس تیتا لیس تک پانچون نمازین لی ریا
بہی نواوی نی کیا ہی نقل بی چون وچرا
سو دفعہ دیکہا خدا کو خواب مین بس برملا
جسکو ہو دی شبہہ وہ دیکہی ادبی ای با وفا
اوس ہمارے وقت مین نعمان سا کوئی نہ تہا
فقہ مین بالا ملا ہرگز نہ اپنی مرد خیا

بہائی کی مرنی مین سفیان کی کئی غم بین امام
اپنی جا بہ بہلا کرا امام وقت کو
قدر نعمان جانتی ایسی لی کامل ہی ہے
ایک قصیدہ ہی لکھا ابن مبارک نی سنو
اوسکو دُر مین ہی کیا بس نقل ای یار عزیز
بی شبہ سارہی بلاد اور اہل وکی کو ضرور
ساتہہ احکام اور آثار و فقہ کی ہمند ہون
مشرق و مغرب مین کوئی بہی نہین اوسکا نظیر
جا لگتا راتان کو ہتا ڈرسی خدا کی سالہا
لعنتین رب کی ہماری اگنت ہون اوسپہ جو
غور کرنیکی جگہہ ہی اونکی ایک تلمیذ ہے
اونکی تصنیفات علوم دینیہ مین جو گئو
اونکی شاگردین امام شافعی سن کیہ بات
یعنی اون حضرت محمد نی کیا تہا بس نکاح
بس ملا مال محمد شافعی کو اور کتب
جب ہی تو انصاف سی یون کہنی ہینگی شافعی
مین فقاہت کو نہ پہونچا جب تلک دیکہا نہ ہین
جب ہی تو لایق بکڑنی ہی روایت وسنو
اور عمل کرنا ہی اوسکی ساتہہ ہی لزم اکد
جو کہ مسلم اور بخاری نی کیا تصحیح ہے
انکی وقتون مین تو ظاہر ہو گیا تہا فسق و کذب
جسکو عادل جانتی ہون ہے وہ ہون امام

ق

کی بہت تعظیم سفیان نی اونہون کی ای فتا
باادب بس سامنی ہو بیٹہی اونکی باحیا
آج کل کی شاہ ہینگا اور بد ہوا جاتین کیا
اوس امام اولیا کی بس مناقب مین بڑا
مینی بہی مضمون اوس مین سی بہان تہوڑا لکہا
دیدی زینت اوس امام المسلمین نے ای فتا
جیسی آیات زبور ہو وین صحیفہ پر سنا
اور نہ کوفہ مین ہوا اوس سا کوئی ای پارسا
اور روزی نکو رکہتا تہا وہ بس ای باہدا
ردکری قول امام اعظم شاہ و گدا
نام جسکا تہا محمد اون کا سنلو ماجرا
نو سو اور نناوین مین بس کتابین پر ملا
اور بہی ہینگی رہیا ونکی وہ ادریس ای فتا
شافعی کی والدہ سی بی شک وچون وچرا
جس سبب سی شافعی ہو گئی فقیہ ای باوفا
کہا کی بس اللہ کی پوری قسم ای بی ریا
اون کتب کو جو محمد کی ہین تالیف ای فتا
حضرت نعمان او حضرت محمد کی سدا
اوس سی جو مسلم بخاری وغیرہ نے لکہا
کرنا وسکا بس قبول ہمپر نہین وہ جب سنا
کوئی راوی فاسق و کاذب تہا کوئے عادل ہوا
فاسق و مجروح راوی ہی یہہ نکتہ ای فتی

بوحنیفه کا ہی مذہب سب سی بہتر اور خوب
کیونکه وه تہی اوس قرن مین جسکی خیریت کی لب
بیش کین نعمان نی تو بہت حدیثین بس سنو
پہر جو ہوئی تحقیق اونکو اور کوکب ہوئی نصیب
اب روایت بوحنیفه کی جو ہوای جان من
یہه لکہا ہی اوس رسالہ مین که جنکی دوستو
اور کہتی ہین یہه اسماعیل بس ای دوستو
پوچہا مین نی کیا الله نی تجہه ساتہه سن
گر مجہی منظور ہوتا تجہه پہ کرنا کچہه عذاب
پوچہا مینی ہی کہان یوسف تو بولی سنکی وه
پوچہا مین نی بوحنیفه بولی وه یہه بات سن
یہه لکہا ہی در مین یار و دیکہی جو چاہی سے آ
فقه اکبر کی شرح مین لکہتی ہین یون دوستو
تابعین بعد صحابه افضل امت ہین سن
رکہتی ہین سب اعتقاد اپنا سنو اس طرح ہم
ہین امام اعظم قدم اور افضل بس سنو
سب فقیہونکی علوم دین مین بس سن کہو
پہر امام شافعی شاگرد مالک مالکہ سن
پہر امام احمد حنبل جو که وه شاگرد مین
ابن یوسف صاحب سیرت نی جمان مین اوس
اور بغدادی نی بہی وه جو ہین بوبکر خطیب
اور حضرت شیخ نی بہی جو مجدد ہین سنو

جانتا ہی اوسکو جو رکہتا ہی علم ای یار سا
دی بشارت ہی رسول الله نی ای باصفا
تابعین پر اور اصحاب نبی پر برملا
کیونکه قرن ان سبکا بعد قرن ثالث ہی ہوا
ہی وه موثوق او مقبول ان سبہونکی سنا
کثرة بیجا بی مین رہتی مولف بیشوا
ایکدفعه مین خواب مین دیکہا محمد کو بجا
بولا مجہه کو بخش کر اس طرح ہی فرما دیا
تجہه مین رکہتا مین نہ یہ اس علم کو ای باوفا
مجہه سی دو درجی ہین اونچی سن ای مرد حیا
ہین گی بس اعلا علیین مین ای باہدا
ہر جگہه موجود ہی وه بی شک و چون وچرا
حضرت ملا علی قاری محدث پیشوا
حسب قول مصطفی خیر القرون ای باحیا
حق مین حضرت بوحنیفه کی مقرر ای فتا
سب ائمه مجتہد کی اور کامل تر سنا
اور مالک جو ہین تابع تابعین ہین باوفا
ہینگی شاگرد محمد بی شک و چون وچرا
شافعی ادریس کی بس سنلی تو یہه ماجرا
شافعی ابن حجر نی ہی قلائد مین لکہا
اور شیخ احمد سرہند نی سنہی برملا
اور صاحب درنی اور خوارزمی نی ای باحیا

ولقد قال اسماعيل بن ابي رجاء رايت محمدا في المنام فقلت له ما فعل الله بك فقال غفر لي ثم قال لو اردت ان اعذبك ما جعلت هذا العلم فيك فقلت له فاين ابو يوسف قال فوقنا بدرجتين قلت فابو حنيفة قال هيهات ذاك في اعلى عليين

قال الناس عيال ابي حنيفة

سب نے لکہا ہی پس اپنی تصنیفات مین
ہین عیال بو حنیفہ فقہ مین ہم ساری لوگ
بحر الرایق کی مصنف نی کہا اشباہ مین
جو کہ چاہی ہو تبحر او سلو فقہ مین سنو
اور کہا ابن مبارک نی کہ جسکو احتیاج
رای مالک او سفیان بو حنیفہ ہے بجا
یعنی احسن اور ادق ہی او اغوص فقہ
یہہ لکہا اشباہ کی شارح نی جو حموی ہی سن
اور کہا ابن حجر نی جو ہین بیشک شافعی
ہی کفایت تجکو جو کہتا ہون ہین تحفہ ہدیہ
دیکہا مسعر کو مین اوسکی حلقہ مین بیٹہا ہوا
مین ندیکہا کوئی کبہی فقہ مین کرتا ہو کلام
اور کہا ابن المبارک نی کہ ہتی افقہ امام
مین ملا ہون ایک ہزار علما سی ملتا نہ مین
اور کہا شمر نی مین پہچانتا ہر گز نہین
بہتر از نعمان امام بو حنیفہ ایسے انکے
شافعی کی وہ جو ہین استاد یار وہ پس وکیع
مین افقہ او احسن دیکہا کوئی آنکہہ سے
اور ابراہیم ابن عکرمہ او استاد جو
ہین دیکہا ہی نہین کوئی کہ ہو اورع نہ او
کہتی تو یوسف ہین مین دیکہا نہین کوئی کہ جو
یا کہ کوئی جانتا بس ہو وہی تفسیر و حدیث

ق

کہ امام شافعی نی اسطرح سی ہی کہا
یعنی اونکی فقہ سی سب نے اوٹہایا فائدا
کہ امام شافعی نی یہہ مقرر ہے کہا
چاہیئی دیکہی کتابون بو حنیفہ کو وہ جا
رای کی جانب بڑہی تو سنلو اسکو برملا
لیک ای بو حنیفہ سب سی بہتر ہی سنا
اور پس تینون مین افقہ ہی وہ بیشک ای فتا
جسکو ہمین شبہ ہوئی دیکہی وہ اوس بیچ جا
اس طرح سی سنلو پس ابن مبارک نی کہا
مین ندیکہا فقہ مین مانند نعمان کوئی فتا
پوچہا اوس سی ہم نہ اٹہاتا فائدہ اوس سی سدا
اوس امام الاولیا سی بہتر اور اچہا بہلا
اپنی اہل وقت سی اور یہہ ہی سن لیجیے ذرا
بو حنیفہ سی تو ہوتا ہی شبہ ثٹ پوچہیا
جو کوئی فقہ مین کرتا ہو کلام ای باحیا
معرفت کی رو سی یار و بیشک و چون وچرا
کہتی ہین وہ اس طرح سی سن لے پس ای پارسا
اوس امام الاتقیا سی صاف لی ہین یا
شافعی کی ہین اونہون نے اس طرح سی کہا
افقہ ہووی بو حنیفہ سی سن ای مرد حیا
جانتا زیادہ ہو پس نقش حدیث ای بی ریا
زیادہ حضرت بو حنیفہ سی کبہی ای باتقا

اور کہا سفیان نی تہے ہم آگی بس نعمان کے ۔۔۔ جیسی چڑیان باز کی آگی ہون بی چون وچرا

اور بلا شک و شبہ بس بوحنیفہ تم سنو ۔۔۔ ساری ہی علما کا وہ تو سید و سردار تہا

ابن عاصم نی کہا گر تولی جاوی اوسکے عقل ۔۔۔ نصف اہل ارض سی زیادہ ہو عقل اوسکی سُنا

اور کہا گر تولا جاتا علم نعمان کا تو بس ۔۔۔ غالب آتا علم پرا وس وقت کی سب کی سُنا

اور کہا ہارون کے بیٹے نے جو ہے گا یزید ۔۔۔ ہین مشائخ میری دس سو عالمان با تقا

اون سی لکہی ہین حدیثین اور اونہا یا علم کو ق پس نہین دیکہا کسی کو اون مین سی مینی بڑا

ورع مین اور یاد رکہنی مین زبانی بی شبہ ۔۔۔ اور بڑائی عقل و دانش مین بہی نعمان سی فزا

ہوگیا مضمون یہان ابن حجر کا بس تمام ۔۔۔ اب سنو قاموس کی بس تم مصنف کا لکہا

صاحب قاموس مجد الدین نی جو ہین شافعی ۔۔۔ بوحنیفہ کی مناقب مین تو سُن ای باوفا

ایک مجلد اور بڑی ہی حجم کی لکہی کتاب ق اوس مین افضل ساری علما اور ائمہ نی لکہا

اوس امام الاولیا نعمان کو ای جان من ۔۔۔ اور کہا اوس سا نہ تہا اوس وقت مین کوئی فتا

فہم قران و حدیث مصطفی مینی کو بے ۔۔۔ آجتک ایسا ہوا آگی تو کیا ہوگا بہلا

درجہ نعمان کو پہونچی کون وہ ہین تابعی ۔۔۔ اور اورع اور احسن اور افقہ با تقا

ہین امام شافعی شاگرد شاگرد امام ۔۔۔ اور ہین شاگرد احمد شافعی کی ہین سُنا

اور بخاری و مسلم اور اکثر محدث اور فقیہ ۔۔۔ ہینگی شاگردان شاگردان شاگرد ای فتا

لکہتی ہین اشباہ مین اس طرح سی ابن نجیم ۔۔۔ مثل صدیق ہی امام اعظم شاہ و گدا

اجر اوسکو اپنا اور اونکا کہ جن لوگون نے بس ۔۔۔ فقہ کی تدوین کی ہی تا قیامت ای فتا

وجہ تشبیہ اس طرح لکہتا ہی حموی ای عزیز ۔۔۔ حضرت بوبکر کی بس ساتہہ نعمان کی سُنا

بوحنیفہ نی کیا تدوین فقہ ای میان ۔۔۔ پہلی تہا اوسکی زبانی یاد جسکو برملا

حضرت صدیق نی بعد نبی اول سنو ۔۔۔ جمع قران مشورہ سی تہا عمر کی بس کیا

تا قیامت جو کہ بعد اونکی کرین قران جمع ۔۔۔ اجر بس صدیق کو ہم مثل اونکی ہووہی گا

یونہی جو جو فقہ کو لکہین کی تا قیام قیام ۔۔۔ اجر اونکی مثل پاوین گی امام با تقا

ہی دلیل اسکی بڑی کی حدیث معتبر
اور بعضون نے وجہ تشبیہ کی ہی یون لکھی
مُردون مین ایمان لائینگی ہین یو بکر سُن
لکھتی ہین مکتوبات مین مجدد اپنی بیان
حضرت عیسی ہونگی جب نزدیک قیامت کی قریب
تین حصی بو حنیفہ کو ہین فقہ مین بجا
صاحب خانہ ہین ہی فقہ مین سب اون عیال
گرچہ ہی مضمون مکتوبات کا یہان اختتام ق
لکھا شعرانی نے بہی میزان مین اس سے ہی تحقیق
جد اسماعیل مولانا کی جو تہی اور باپ
نام اونکا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
وہان کے سب حالات اون شعرون مین لکھی گئی
اوس مین یون لکھتی ہین یارو وہ نبی اللہ کی
یعنی پہنچوا دیا اور دی بشارت صاف ق
ہی طریقہ سب سنتہ جو موافق تری وہ
جون ہی سنت جمع کی تہی زمانہ مین میری
تہی انہون نی گرچہ پہلی لکھی عقد الجید
لکھا جو تہا اجتہاد اپنی ہی اوسمین اوسکو صاف
مل مسوی شرح بہی لکھی موطا کی تو لب
اب جو لیوی اجتہاد اونکی کی کوئی پسند
اور دیوی چہوڑ وہ تقلید کو ای یارمن
بلکہ عقد الجید مین ہی اوسکا بہی اقرار یون

یعنی من سنّ لی یوم القیمہ ای قوا(ل)
حضرت صدیق اور نعمان کی ساتہہ ای بہا
اور اول فقہ لکھی بو حنیفہ نے بجا
مثل روح اللہ کی وہ اعظم کو نے موا
حکم اونکا مذہب نعمان کی موافق ہووےگا
جو تہی مین ساری امت مین شریک ای باوفا
یہہ فصول ستہ مین لکھتی ہین خواجہ پارسا
پر ہی مضمون دُر مین ہی ہی یارو اوسنا
اور علی قاری نے مہدی کو لکھا ہی برملا
مولوی عبد العزیز دہلوی کی تہی سُنا
حسب گئی وہ روضہ حضرت پہ پس آئی پیا
نام اونکا ہی فیوض حرمین ای با صفا
کی رسول اللہ نی مجکو دیا ہی ان بتا
مذہب حنفی مین نہی شک و شبہ اور نہی ریا
سب طرق ہی سنت معروفہ کی ساتہہ ای فتا
اوس سی یعنی مذہب حنفی ہی اوفق بالہدا
اس بشارت بعد بگڑا مذہب حنفی خوب تہا
کر دیا منسوخ قول مصطفے سیدے برملا
مذہب اپنی کی دلایل کو وہان راجح کیا
جو نبی کی حکم سی منسوخ اونہوں نے خود کیا
اوسنی تہا ان شاہ ولی اللہ یہ یارو کیا
برملا ہی کر دیا ہی دیکھو اوسکو ہم ہی جا

قول پس بوحنیفہ کی علی الاطلاق ہے
پہر ابو یوسف کی ہو وہی قولپر فتوی مدام
بعض کہتی ہین جو ہو دی بوحنیفہ ایک طرف
لیک اول ہی اصح جب ہو نہ مفتی مجتہد
یہان تلک کہ شافعی نی ہی کہا مشہور ہے
الغرض مثل امام بوحنیفہ سے متقی
ظاہر و باطن کا اونکو علم تہا اے یار من
اونکی کشفون سی ہی گا اور کراماتون سی یہہ
اور چار بوحنیفہ اور سفیان و شریک
جب طلب سلطان نے چارونکو اوسنی کیا تو وہین
اور مسعر نی بس جا دی کا مجنون کی شبیہ
محبہ اوسکی ہتی کا ہرگز یقین آتا نہین
آخرش جو کچھ کہا تہا اوس امام پاک نی
بہاگی کشتی پر سوار ہو کر کے سفیان بامدا
بوحنیفہ بولی اس عہدہ کی مین قابل نہین
نی لیاقت تو تو مین ثابت ہوا ای بادشاہ
تو کرو تم غور جہوٹا ہی کہین قاضی ہوا
ہو گئی عہدہ قضا پر آخرش بس وہ شریک
کر دیا بس قید اور ہر روز پٹواتا اونہین
روز دس کوڑی وہ لگواتا ہی حضرت یہ تہا
آپ فرماتی تہی کوڑی کہانی یہان ابتک نہین
دسوین دن پوری ہوی جب سو تو سر سجدہ مین رکہہ

ق

جانتی بس یہ فتوی بی شک چون و چرا
پہر محمد بن حسن کی قول پر ای باوفا
مفتی کو بس اختیار اوسوقت ہی ای ہما
کیونکہ اعلم تہی زمانہ اپنی کا ان آشنا
فقہ مین سب لوگ عیال بوحنیفہ مین بجا
آجتک کہتا کسکو بعد اونکی ثنا
سید العلما تہی بیشک اور امام الاولیا
جب تہی منصور نی شعبی سی چاہی بس قضا
اور مسعر جو کہ تہی ان مین سی قاضی ہون بنا
بولی نعمان بہاگی گا سفیان بی چون و چرا
اور بہانہ مین کرونگا پر شریک ای باوفا
وہ مقرر ہوئے بس عہدہ قضا کا یاد رکہنا
وہ ہی اقرع مین ہوا بس ہو ہوا ای باصفا
اور مسعر ہو گئی مجنون بی ریب وریا
اس سخن کو میری گر تم جانتی ہو سچ کہا
اور جہوٹا اس سخن مین گر مجہی جانو ذرا
اور لیاقت وہ قضا کی کب رکہی ای پیشوا
اور امام وقت کو اسہی جلن سی شیخ نی جا
کوڑون سی یہانتک ہلاک اونکو کیا پیاسا
یہان تلک دی مبارک تہا ورم بس کر گیا
آخرت مین گرم گزون لوہی کی سی پر ملا
کر گئی بس انتقال آخر وہ دینکی پیشوا

ثم الفتوى على الاطلاق على قول ابي حنيفة رحمة الله عليه ثم بقول ابي يوسف رحمة الله عليه ثم بقول محمد بن الحسن الشيباني رحمة الله عليه وقيل اذا كان ابو حنيفة في جانب وصاحباه في جانب فالمفتي بالخيار والاول اصح اذا لم يكن المفتي مجتهدا لانه كان اعلم زمانه حتى قال الشافعي رحمة الله عليه الناس عيال على ابي حنيفة في الفقه انتهى ١٢ عقد الجيد وهكذا في الدر وحاشية رد المحتار للشامي وقال في الشامية فقابل الاصح غير مذكور في كلام الشارح فافهم ١٢ منه

بعض کہتی ہین کہ اونکو دسوین ذی الحجہ کو سن
سجدہ مین سر تہا اونہون کا جو کہ وہ مظلوم آہ
جنت الفردوس مین جا کر ہوئے جب جا گیر
دُہم سو بیس ہجری کی تہی جب وہ امام اولیا
کثرت حضرت کی جنازے پر بہی ایسی ہمیشہ مومنون
رحمتین بہیجے خدا اونپر جناب پاک سے
دوست اونکی شاد رہوین دایم اور خوشیان گزین
اقتدا اونکا کری جو اوسکو جنت ہو نصیب
مذہب اونکا تا قیامت رہوی روشن در جہان
روشن اونکی ہونہ ہون یارب مثل ماہ چاردہ
جو کہ لامذہب ہین یارب اونکی ہووین رو سیاہ
حنفی لامذہب ہین یارو مین وہ مفسد بے شبہ
مومنون مین ڈالتی رہتی ہین ہر طرح نفاق
اپنی وہ تحقیق کو جانین اماموں سی بہلی
کہتی ہم چلتی حدیثون پر ہین حضرت کی صریح
ہمکو ہاتہ آئی ہی حضرت کی حدیث معتبر
ہمتو بہتر جانتی ہین بو حنیفہ سے سنو
اونسی کوئی پوچہی کہ نعمان نی تو دیکہا ضرور
اور روایت بہی اونہون نے اونسے کی بے شبہ سنے
چار ہزار اوستاد تہی نعمان کی یا د تابعی
حضرت اسمعیل مولانا نہ تہی خود مجتہد
بو حنیفہ نی نکالی دین کی مسلی پانچ لاکہہ

زہر دیکر کر دیا آخر شہید ای پارسا
قید مین مسموم اور مضطر وہ دنیا سی گیا
عمر تہی ستر برس کی اور رجب کا ماہ تہا
دار فانی سی ہوئی بس داخل دار بقا
پانچ باری جو ہوئی اون پر نماز ای باصفا
اور درجات اونکی عالی ہووین جنت مین سدا
دشمن اونکی دائما رہوین وہ با آہ و بکا
جو کہ منکر ہووی اونکا رہوی دوزخ مین وہ جا
مذہب لامذہبی رہوی نہ عالم مین ذرا
جو کہ پابند اپنی مذہب کے ہین رہتی بس سدا
جب تلک لامذہبی چہوڑین نہ بس وہ بیحیا
دین و دنیا مین وہ فتنی ڈالتی ہین بس سدا
ایک کے سو کرکے ہر ایک کو لگا دین بیحیا
اور بہتر کا وہ ملعونہ بنین سے ابتدا
اور ائمہ اپنی عقلو پر وہ چلتی ہین سدا
اور نہ ہاتہ آئی ائمہ کو بہی چون و چرا
حضرت اسمعیل مولانا کو بہی شک ہر یا
سات اصحاب نبی کو اپنی آنکہوں سے بجا
درجہ اسمعیل مولانا کا بہتر کیون ہوا
جنبل شاگرد اونکی تہی بس مجتہد ای باوفا
اور اوستاد اونکا تبع تابعین بہی کوئی تہا
اور بحیث حج کئی بیت خدا کی ہی فنا

بخشا فہم ہر عامی سے تو ہماری بخطا
مین یہہ لامذہب عدو مذہب نعمان سن
روز شب اسکی ہے رد مین ہی ہین بیجا
فضل نعمان مین لکہے اخبار حنفی مین تو سنو
اسکو اجماعیہ فاسق لکہتے ہین ترس برملا
اور وہ اخبار لکہنے والی ہین جو سن رکہو
صاحب در اور خوارزمی و صدہا اتقا
جبکہ یہہ فاسق ہوی تو انکا کیا ہی اعتبار
جو کتب سی انکی کوئی لے روایت پارسا
اور جو لکہی گا ایسونکی کتب سی مسئلے
وہ بہی ہو جاویگا فاسق بے شبہ سنلو ذرا
آج کل کے لامذہب پہر درسی کیون ہین
بلکہ ایسونکی کتب کو چہوڑ دین وہ باحیا
صاحب در فاسق اجماعی ہے اور یہہ متقی
اوسکو انکی بہی برابر کچہہ نہ تہا بس اتقا
اوسکو تحقیق وفقاہت نہ تہی
جیسے سے ان صاحبونکو آج کل کے برملا
طاش کبری بہی نہ تہی انکی برابر جسکو ہی
[illegible] قات مین لایا سند شامی سنا
سبکے سب فاسق ہوین باقی رہی یہہ متقی
آج کل کے لامذہب دس بیدارہ مفتی تہا
سند کی شہر و نبی سے ایک شہر کا یہہ ذکر

[illegible]

حضرت اسماعیل نی کتنی نکالی مسئلے
شافعی و مالک و حنبل وغیرہ سیکڑون
تابعی مداح اون کی اور جمیع تابعین
اونکی سب تعریف کرتی آئی ہین پس لیے سخن
حضرت اسماعیل آنکہونکی ہماری روشنی
شافعی و مالک و حنبل سی بہی بڑہکر تہی
وقت کی وہ تہی مجدد بی شبہ برای عوبان
وہ صدی گیارہوین کی تہی مجدد متقی
فضل خدائی کا اگر حیلہ کروای دوستو
پہر کیا تمکو کہین افضل ز اسماعیل جے
جو کری فرق مراتب تو ہی ہی مسلم نژاد
مرتبہ مین سب صحابی بہی برابر جو دنہ تھے
جبکہ حضرت مصطفی فرما گئے ہون قرن قرن
پہر سیم و دیم سی اور دویم قرن اول سی کن
کب ہی عثمان و علی بہتر ز بوبکر و عمر
گر علی سی ہوتی بہتر معاویہ یا اور کوئے
اب کہو جو تابعی و مجتہد ہو وہی بہلا
یعنی بہتر بوحنیفہ تابعی سی کیون کہ ہو
اوس سی بہتر مالک و یوسف محمد شافعی
پہر بخاری اور مسلم اور اصحاب سنن
کیونکہ اوستادان اوستادونکی ہین شب خوش ہین
پہر جو ہووین خوش چلین حضرت عبد العزیز

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم

اور حج بہی کی کئی بیت خدا کے برملا
عالم دین اونکی باوج ہوتی آئی ہین سدا
اور محدث او مفسر او رعین کہ ہیشوا
اور مناقب اونکی مین لکہین کتابین برملا
پر نہ بڑہ کر بوحنیفہ سیے تو کیا ای باوفا
جو رہی مداح یار و بوحنیفہ کے سدا
احمد سرہند کو تہا قرب حضرت مصطفا
یہہ صدی تیرہوین کی تہے مجدد باالقا
تو تو بعضے بات مین بہتر ہو اون سی تم سنا
اور کرین ہم تم مین اون مین کچہہ فرق ای باحیا
برخلاف اسکی جو ہو ہووہی وہ زندیق ای فتا
مجتہد افقہ و اعلم اون مین ہوتی پیشوا
اول و دویم سیوم کا صاف سب ای پارسا
کیونکہ بہتر ہووہی اور قول نبی مانا بجا
ورنہ اس طرح خلافت ہوتی ثابت او بجا
تو علے کو کیون خلافت ملتی سب ای پارسا
بہتر اوس سی اس قرن کا کیونکہ عالم ہوئیگا
اس زمانہ کا وہ غیر مجتہد عالم بہلا
اور احمد ابن حنبل او سفیان کوئی نہ تہا
کب برابر ہوسکین وہ بوحنیفہ کے بہلا
حضرت نعمان کی شاگردونکی لی ربیع ریا
اور خود بہی کہتی ہووین ہم مین اونکی خاک تا

اونکو بہتر کیونکہ جانین ہم زشتہ عبد العزیز
جو برابر بو حنیفہ کے مقلد سب کے نہون
گرچہ وہ ہو وین رہی یا وہ ہون جاہل العزیز
الغرض لامذہبون کی صحبتون سی تم مدام
گرچہ قسمین کہا کہین ہم تو نہین ہین لامذہب
کیونکہ بہائی رافضیون مین ساری لامذہب
فرق ان مین اون مین اتنا رہ گیا ہی ای عزیز
ایک کی تقلید وہ بہی مین نہین کرتی سنو
وہ بہی بارہ مین سی جسکے قول کو جب جانتین
بو حنیفہ سی وہ چلتی رہتی ہین دایم سنو
وہ تقیۃ کر کہین ہمتو تبرائی نہین
وقت کی حضرت کی مشرک حشر مین ہوینگے یون
پہر کیا اونکو خدا اس کہنی پر دیویگا چہوڑ
اور یو نہین رافضی ہی سب اصحاب نبی
دو ہین داماد نبی اور دو ہین سسر لا کلام
پر نہ وہ ہین چہوڑتی سب صحابہ اور نہ وہ
پہر کہو کیونکر نہ کہوین رافضی اونکو سنو
بدعتی کہا کہا قسم کہوی کہ مین بدعی نہین
اور فاسق فسق کرتا رہوی جو اعلان سے
پہر بتا وعجب تلک یہہ لوگ ان افعال سی
تس اسطرح سی ہی لامذہبون کا حال و قال
جب تلک لامذہبی کی یہہ ہی چہوڑینگی نہ فعل

جو لکہین تقلید کو وا جب مخیر ای فتا
اونکو جو بہتر کہی نعمان سی وہ ہیگا کہا
اونکی صحبت سے ہمیشہ بچنا تو ای بابیا
چاہئی رہنا ای عزیز و مرتی دم تک برملا
ما نا تم ایک ہی اونکا نہ یہہ مکر و دغا
جیسی وہ جہوٹی ہین یہہ بہی ایسی ہی ہین بجیا
وہ بتاتی بارہ اور دس یہہ امام رہنما
انکا ہی یہہ ہی تہی حال و قال سب ای یار سیا
یہہ بہی ہیں ہیں جانتی قول جسکا لین سنا
ہین اسطرح سی یہہ بہی چلتی اوسی پس سدا
کر تقیہ یہہ کہین سے بو حنیفہ پیشوا
تہی قسم اللہ کی مشرک نہین ہم برملا
اور داخل اونکو جنت مین وہ کر دیویگا کیا
کرتی رہتی ہین سبے اور کہتی ہین وہ بس ای فتا
دونو دلیان مصریکی ہین ہم کہین کسکو برا
تعزیہ کی اور الم شدیکی یو جا بی حیا
جب تلک چہوڑین نہ وہ افعال بد اپنی بہلا
اور کرتا رہوی سب دن رات وہ بدعت سدا
اور کہی کہا کر قسم فاسق نہین مین برملا
ہون نہ تایب کیونکہ پہر انکو کہا جاوی بہلا
کرتی کچہہ ہین کہتی کچہہ ہین دیکہی جون چرا
اور تبرا یہہ اماموں کا نہ چہوڑینگی سنا

بنکرون کی ساتہہ ہوکر آپ بنکر بن گئی

تابعیت کی امام با ہدایت کے با اختصاص

[illegible]

اور تقلید یہ ہووینگی کسی بس ایک کے / جا اماموں میں سی جتبک مسئلے بس ای رسا

جب تلک کہلاوینگی بی شک یہ لامذہب سنو / اور برادر رافضیونکی بہی بس ای باتقا

کیونکہ تقلید معین کا سنو ای دوستو / حکم کرتی آئی سب علما میں لی جون وچرا

کوئی مستحسن اوسی بتلاتا ہی اور مستحب / کوئی اوسکو ہی ضروری کہہ تا با خدا

کوئی ثابت کر رہا اجماع ہی ای ہمدمو / واجب اوسکی ہونی میں دیکھو کتابیں تم ذرا

متفق سب ہینگی اسمین جو کہی تقلید خاص / ہیگی بدعت بی شبہ مردود وہ گمرہ ہوا

جسکے اچہی ہونی میں ہو اتفاق علماء کا / اوسکو جو چہوڑی فسادی ہی وہ لامذہب برا

کرتی قاسم ہیں اصولیونکا بس اجماع نقل / بحر والہ ہی رسائل زینیہ میں کہہ رہا

ان بریہی کہہ رہی تو نہیں ہیں جو ہیں مالکی / دیکہہ لو تم بس مسلم کو ذرا آنکہیں نوا

اور علی قاری بہی واجب ہیں لکہتے العزیز / اور استمرار مذہب پر بہی لکہتے ہیں سنا

اور کہا شاہ ولی اللہ نی عقد الجید میں / کی مرجح نزد فقہا اسطرح جیسے ہے بجا

بیشک عامی جس مذہب کا ہو نہیں جائے اسے / کہ وہ دوسرے مذہب ہو وہی بس مخالف اپنے فتا

آخری تحقیق یہہ اونکی ہی عقد الجید میں / حسب ہو کچہہ شبہ اوس میں جا کی وہ دیکہی ذرا

اور وہ انصاف سی انصاف میں لکہتی ہیں یون / برس دو سو تک نہی تقلید یک مذہب سنا

بعد دوسو برس کی تقلید یک مذہب ہوئے / اس زمانہ میں ہی واجب ہی یاروا ونبجا

کیمیا میں اور احیا میں غزالی نی سنو / صاف ہی واجب ہی تقلید معین کو بکا

صاحب بحر و علی و شیخ و شعرانی نی بہی / التزام مذہب واحد کو واجب ہے لکہا

چاہی گر تو سب عبارات کتب تو جان من / دیکہہ لی تو نیر حق کو تک ذرا آنکہیں نوا

ایک مذہب چہوڑ نیوی دوسری مذہب سی جو / اور تلاعب وہ کری مذہب میں بس محسبی وزر

واسطے ایسی کی ہی تعزیر شرع میں سنو / تا کہ بس باز آوی ان حرکات سی وہ بیحیا

یعنی ایک مذہب سی جاوی دوسرے مذہب میں جو / لکہتے ہیں تعزیر اوسکے واسطے فقہا سنا

کیونکہ اس ایں بندوبست دین ہی ہی ہنا / ورنہ ہو وہی اہو فی الدین اسکو تم مانو بجا

سہ قال فی الدر المختار فی کتاب التعزیر ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر سراجیہ انتہی قال الشامی فی شرحہ الدر المختار فی کتاب التعزیر تحت قولہ وتعزیر ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر سراجیہ فان العلماء حاشیۃ الشامی السعید ... المذہب

یونہی لکھا درمختار میں اور شامی میں اور حموی میں ہے | اور میزان اور قنیہ میں بھی ہے تو دیکھ جا

اور سراجیہ میں اور ہندیہ میں بھی ای عزیز | واسطی الیسوں کی ہی تعزیر کا فتوی دیا

... کو تو اس جگہہ | اور وہ مذکور کر پہلی جو تو تھا کر رہا

صاحبین بوحنیفہ اور زفر عالی مقام | جنکی کوشش سی جہان میں سب نجان چلا

شافعی ادریس مالک اور احمد مجتہد | اور محدث اور مفسر سب ہیں دینکی پیشوا

رافضی اور خارجی ہوکر کی دوزخ میں ہے | آل اور اصحاب کو جو کوئی کہوی سب برا

سب کری جو عالمان باعمل کی اہی جان | اوسکو کس طرح ملی پہر آہ یہان راہ بدا

جو ہدایت کی سبب ہیں اونکا جب منکر ہوا | پہیر راہ راست کیونکر اوسکو مل جاوی بہلا

وارثان انبیا ہیں عالمان باعمل | یہہ احادیث نبی میں ہی مضمون ہی پڑھا

حق سی ورثی رہتی ہیں عالم ہی یارو سدام | آیتِ قرآن سی ہی یہہ صاف اور واضح کہلا

سنتِ نبوی انہی سی ہیگی جاری ای عزیز | فسق و بدعت جہد سی انکی ہی بنا سی مٹا

جیسی اسمٰعیل صاحب اور عبد الحی فقیہ | مولوی اسحٰق و محبوب علی یار رسا

اونکی وعظ و پند سی عالم ہوا ایمان فیضیاب | کفر و شرک و معصیت سی تائب ہر ایک ہوگیا

ایک اندہیرا پڑ رہا تہا خلق میں اضلال کا | اہتدا سی انکی روشن سارا عالم ہی ہوا

ایک کی بس بن رہی تہی سینکڑوں معبود ہائی | انکی برکت سی ہی موحد ہوگیا ہر ہر فتا

حضرتِ خیر الورا انکی ہیں کرتی یہہ صفت | ہی بزرگی انکی عابد پر سنو یارو ذرا

جیسی میری ہو بزرگی بس تمہارا ہی ایک پہ | وہ جو ہو تم بیچ یارو ایک ادنی سا فتا

جو کہ عالم باعمل ہیں وہ ہی بیشک ہیں سنو | وارث علم الٰہی اور ورثہ انبیا

مصطفےٰ کے امتے عالم جو ہیں بس دیندار | ہیں بنی یعقوب کی اولاد کی سی انبیا

دی شیطانہ ہیگا سخت تر عالم فقیہ | عابد و زاہد سی جو ہوویں ہزار ای پارسا

تجکو بہتر لاکہہ پڑہنی سی ہی ای عزیز | ایک آیہ گر کتاب اللہ سے تو دیوی سکہا

اور گر تو بس سکہاوی علم سی ایک بات میں | ہو عمل او سپر ویا نہی وہ بہتر پر ملا

اقول یریدوا الانذار ... ان الشافعی فی ... تلک ... بمذہب المجتہدین بلا ... ذلک انما فی العقیدۃ ... کتب المذہب لیس للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی قال الحموی فی شرح الاشباہ والنظائر فی کتاب التعزیر قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد ...

قال فی القنیۃ لیس للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی قال السیوطی فی ...

پہنچی ہی سب لاکہہ زحمت کی یہہ حضرت نی کہا
ہی فقیہون نی کہا اس طرح سی ای پر یجان
بلکہ جو پا بوس کو عالم کی کہوی ناسزا
ہی یہہ قول معتبر آثار مین ای مومنو
پیروی سی انکی روز حشر کو جنت ملے
جبکہ لائی جاوین محشر مین شہیدونکی لہو
جو ٹُہی عالم کی پیچھے بس نماز ای جان من
موت آسان تر قبلہ سےکے ہے یارو موت سے
شہر مین عالم ہو ایسا جیسا امت مین نبی
دوستی انسی کرین جو ہو وین وہ اصحاب خلد
عاجز مسکین کو یارب تو صحبت انکی دیے
اسکی ساری ہی قصورونکو تو کردی بس معاف
مرتی دم تک کر نیر الب یہ جاری اسکی ہو
قبر مین منکر نکیرون کا جواب آسان ہو
دغدغہ محشر کا جس دم ہووی تحت لوا
نامۂ اعمال جس دم اوس جگہہ بٹنی لگین
جب ترازو عدل کی رکھی وہان جا عیان
پلصراط اوپر سی گذری مثل برق یکدم مین یہہ
جنت الفردوس مین ہو اسکی رہنی کی جگہہ
عیش سب وہانکی ہمیشہ اسکی کرنا تو نصیب
اسکی ماں باپ اور پیر و استاد و شاگرد و مرید
عیش اور آرام سی یارب رہین ہو وقت تمام

ہی پالی ذر کو یہہ جو لازمی ار ... ایت ہر سنا
جو کہ عالم کی کری توہین وہ کافر ہوا
فقہ کی روسی ہی وہ یہی آدمی یارو برا
لوگ جون حیوان پہرتی ہو ترکہ الم قا
اور نافرمان کو انکی نار دوزخ کی سزا
ہووی غالب دشمنی انکی اون پر برملا
گویا اونسے وہ کیا یہہ بحث نبی کی اقتدا
ایک عالم کی یہہ کہتی ہین محمد مصطفا
دیکہنا عالم کو بہی یارو عبادت ہی کہا
انکی اعدا کی جگہہ ہیتی کی دوزخ کی سزا
تا کہ یہہ بہی ہووی داخل مجلس خیر الورا
تا نہ رسوا ہو وہی ہیچ اوسدن جو ہے روز جزا
ہو روانہ پہانسی تیرا نام ہی جپتا ہوا
غرفہ جنت کہلی اسکی لئی وان برملا
اسکو وہانکی سختیون سی تو بچانا ای خدا
اسکی داہنی ہاتہہ مین ملجاوی یہہ ہی مدعا
نیکیونکا اسکا پلہ تو وہان دیجو جہکا
ہو شفاعت اسکی حق مین مصطفے کی یا جدا
اور ملی بس وان شراب با طہور اسکو
حور و غلمان کوثر و تسنیم اسکو ہو عطا
اور جتنی اقربا و دوست ہو وین سدا
رہوین جنت مین وہ سب مغفور ہو کر برملا

اور اس عاجز کو نہ دی کچھ ہر گز ملال
رہوی دنیا مین یہہ جب تک ہوی پاس جان
ہو نہ یہ یارب عمر بہر اپنی کبہی
اہل و اولاد اسکی رہین دایم شادمان
مقصد اسکی دین و دنیا کی سبہی آوین زود
اسکا جب سی دیکر نجات ای ربی رب
ہو نصیب اسکو محبت اپنا ای ودود
اسا سامان ہو عطا اسکو تیری سرکار سی
ہند سی چلکر یہہ پہونچی جا کی دردار الامان
مسکن و ماوا ہو کر اسکا مدینہ ای بیان
قبر اسکی ہو بقیعہ مین ای یہہ شوق ہی
جب تلک پہونچی مدینہ مین نہ یہہ ای رب
حب مین حضرت نبی محشر کی جانب بسر
بعد حشر و نشر کی بس جنت الفردوس مین
عاجز و مسکین یارب ہی ترا بندہ غریب
صحت و آرام سی دایم رہی دنیا مین یہہ
مطلب اسکی کو کہو دی بہر شاہ منیر قلیل
بدلی رنج و غم کی اسکو کر عنایت اب خوشی

ہی یہی درخواست اسکی تجہہ سی یارب التجا
چین سی گذری ہمیشہ اسکی بہر مصطفا
اسکی غیب الغیب سی ہوتی رہی حاجت روا
اور عدو اسکی ہمیشہ رہوین غمگین بیحیا
ہی یہی تجہہ سی ہمیشہ اسکی بس یارب دعا
دی بہا ملک عرب مین جلد اسکو بر ملا
اور زیارت روضہ پر نور کر اسکو عطا
اہل و اولاد اپنی کو لیکر یہہ ہو دی چل کہڑا
اور بسی مین اس شہر مین وہ جو ہی شہر مصطفا
یہہ ہو جیتی رہی دایم وہان ہی ربنا
جسم اسکا ہو وہی بس خاک مدینہ ای خدا
تب تلک آ دی نہ اسکی موت ہی یہہ ہی دعا
یہہ ہی ہمراہ نبی ہو اوسکہڑی بس چل کہڑا
پہونچی پکڑی دامن شاہ رسل یہہ بر ملا
اسکی بر لا ساری مقصد اور ساری علا
آبرو و عزت اسکی رہوی در ہر دو سرا
اسکی در پر جا کی مانگی تجہہ سو ابندہ تیرا
تاکہ اپنی عمر بہر شکر اسکا یہہ لاوی بجا

اسکی نور چشم [illegible] جہان سے ہے — زندہ رکہہ [illegible] کا [illegible]

دین و دنیا کا اسی کو چین یارب دیجیو — اور بڑہا نا نسل کو میری تو اس سی برملا

یہہ مناجاتین الٰہی میری سب ہوین قبول — اور بر آوین سبہی در [illegible]

لاکہون صلوات اور کرورون بحد و بعید عدد — رات دن یارب ہوین نازل بر محمد مصطفا

قطعہ تاریخ قصیدہ مناقب ابرار از نتایج افکار عاجز شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالی بتاریخ ۲۹ ذیقعد یوم چہارشنبہ ۱۲۸۱ ہجری نبوی تیار گشت

فضل مولی سی جب ۱۰ [illegible] گو — ہو چکا لکہنا رسالہ یہہ تیار

سوچی عاجز نی اسکی تب تاریخ — ہاتف غیب بول او مبارکباد

از سر کلمہ حق و انصاف

۱۲ ۸ ۱

خوب لکہا مناقب ابرار

قطعہ تاریخ طبع از عاجز شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالی

فضل سی اللہ کی ای دوستو — جب رسالہ یہ کی یہہ چہاپا گیا

بگ[illegible]ن[illegible]زندار اسکا سن
جو خوبتہ ل[illegible]ب[illegible] و بدعی و خوار
[illegible]
ٹمرزا[illegible]لوخوش لگے
اوٹن مین سی اسکی مقابل ایک نے
جو کہ تہا دین دار د[illegible]نے باحیا
اوسکا چہرہ سرخ غضہ سے ہوا
قیمت اسکے مین لگا دل دینی آ
فاجر و جاہل سگے سب کہنے برا
ایک تیرا نا ہی چہپوا دیا

سال تاریخ اسکی طرز نو ہی دیکہہ
تا کہ اسکا ہے تجہے آوے مزا

الحمد للہ و المنتہ کہ رسالہ مناقب ابرار
از تصنیفات منظور عاجز شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالی در مطبع
فیض احمدی باہتمام شیخ احمد در شہر دہلی
بار دوم مطبوع طبایع خاص و عام شد

تمت فقط